اذ اخرجه الذين كفروا ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن

امیر المومنین خلیفۃ المسلمین

جانشین پیغمبر، رفیق غار و مزار

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

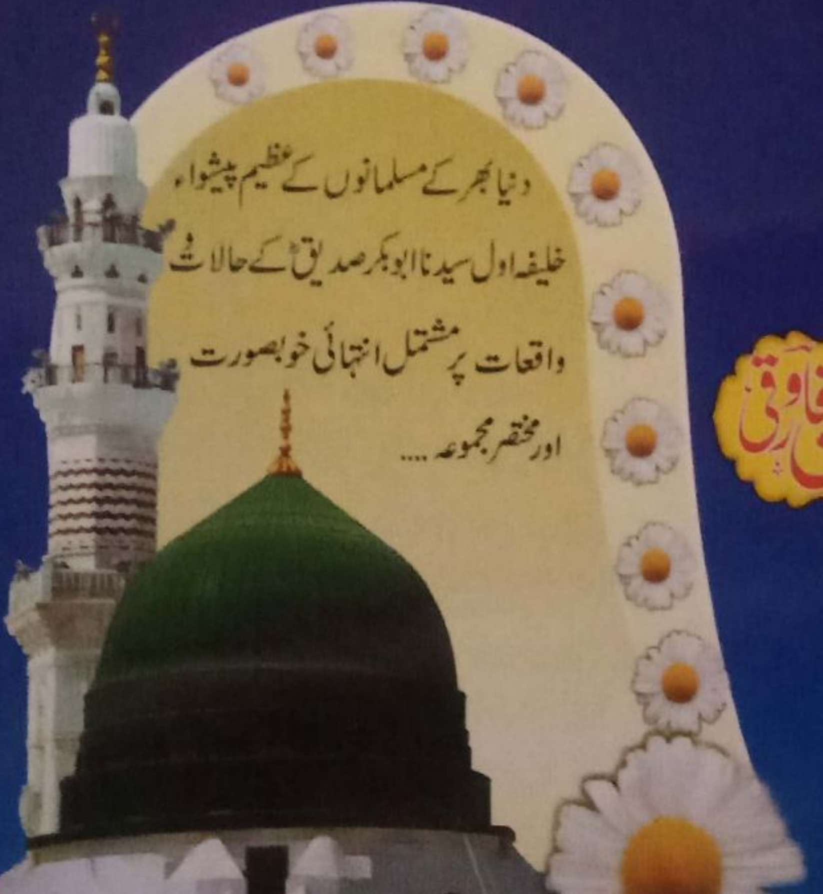

دنیا بھر کے مسلمانوں کے عظیم پیشواء
خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے حالات
واقعات پر مشتمل انتہائی خوبصورت
اور مختصر مجموعہ ....

تالیف

علامہ ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

ادارہ اشاعت المعارف

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

.... حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

مصنف .... ابوریحان علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

تعداد ....

سن اشاعت .... جون 2011ء

ہدیہ ....

ناشر .... ادارہ اشاعت المعارف نزد جامعہ عمر فاروق اسلامیہ
راوی محلّہ سمندری ضلع فیصل آباد۔ 0300-6661452

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر المومنین خلیفۃ المسلمین جانشین رسول

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک یادگار خطبہ

منصب خلافت سنبھالنے کے بعد فرمایا:

لوگو! میں تمہارا امیر بنایا گیا ہوں حالانکہ میں تم میں سب سے بہتر انسان نہیں ہوں اگر میں ٹھیک راہ پر چلوں تو میری اطاعت کرنا اگر کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دینا۔

سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت، تمہارا ضعیف فرد بھی میرے نزدیک اس وقت تک قوی ہے جب تک اس کا حق نہ دلوا دوں اور تمہارا قوی شخص بھی میرے نزدیک اس وقت تک ضعیف ہے جب تک دوسرے کا حق اس سے واپس نہ لے لوں۔

یاد رکھو ! کہ جو قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر دیتی ہے۔ خدا اسے رسوا کر دیتا ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیلتی ہے اس کو خدا مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ سنو! اگر میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں تو تم بھی میری اطاعت کرنا اور اگر میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کروں تو تم پر بھی میری اطاعت لازم نہیں۔"

(البدایہ والنہایہ ص248 ج5 / ابن سعد ص83 ج3)

لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کو روانہ کرتے وقت فرمایا:

"دیکھو خیانت نہ کرنا، مال غنیمت میں غبن نہ کرنا، بے وفائی و عہد شکنی سے باز رہنا، مثلہ نہ کرنا، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرنا، ہرے بھرے اور پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا، کھانے کے علاوہ بیکار کسی جانور کو ذبح نہ کرنا۔

(البدایہ والنہایہ ص204 ج6 / ابن عساکر ص124 ج1)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی حالات

خاندان:

آپ رضی اللہ عنہ کا پہلا نام عبد الکعبہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عبداللہ رکھ دیا۔

Scanned with CamScanner

(المعارف ص73) کنیت ابوبکر تھی۔ والد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قریش کے قبیلہ بنی تمیم کے چشم و چراغ تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا خاندان عرب میں اعلیٰ وجاہت کا حامل تھا، نسبی شرافت میں بنی تمیم کے افراد کسی سے کم نہ تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا شمار اشراف قریش میں ہوتا تھا، ایک جد امجد مرہ بن کعب بن لوی القرشی پر پہنچ کر آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے۔ (الاصابہ ص429 ج4)

شجرہ نسب

عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی۔

پیدائش

آپ رضی اللہ عنہ کی پیدائش سنہ 573ء میں واقعہ فیل سے تین سال بعد ہوئی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کی چار نسلیں اسلام سے مشرف ہوئیں، والد، والدہ، خود، اولاد، پوتے اور نواسے سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔

لقب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کو فرمایا (انت عتیق اللہ من النار) ابوبکر رضی اللہ عنہ جہنم کی آگ سے آزاد ہے، اسی وقت سے آپ رضی اللہ عنہ عتیق کے لقب سے مشہور ہوئے۔
(ترمذی فی مناقب ابی بکرؓ و عمرؓ ص138 ج12 مطبوعہ بیروت / مستدرک حاکم ص424 ج3 / صحیح ابن حبان ص280 ج15 / کنزالعمال ص545 ج11 / مسند بزار ص347 ج1)

بیویاں اور اولاد

قتیلہ بنت عبدالعزیٰ

ان سے آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ عنہ اور صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں، آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ عنہ غزوہ طائف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ (الاصابہ ص275 ج2) ان کی وفات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔
(الاصابہ ص275 ج2)

ان کی اولاد میں اسماعیل پیدا ہوئے، جو بچپن میں فوت ہو گئے تھے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی

Scanned with CamScanner

شادی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی،

(اکمال فی اسماء الرجال ص558 / سیر اعلام النبلاء ص152 ج2 / الاستیعاب ص4 ج2)

انہی کے بطن سے مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کا لقب ذات النطاقین رکھا تھا (صحیح بخاری ص555 ج1).

آپ رضی اللہ عنہ نے 100 سال کی عمر میں مکہ میں وفات پائی۔ (الاستیعاب ص366 ج1)

سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا:

ان کے بطن سے آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور صاحبزادی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں، ام رومان رضی اللہ عنہا ہجرت کے چھٹے سال فوت ہوئیں ان کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی دعا فرمائی تھی۔ (الاصابہ تذکرہ ام رومان / المعجم الکبیر ص36 ج8)

حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیرہ الخزرجی:

ان کے بطن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تیسری صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

(الاصابہ ص261 ج4)

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا:

ان کا پہلا نکاح حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا، جنگ موتہ میں جب وہ شہید ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوہ بھاوج کا نکاح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کر دیا تھا، ان کے ہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے (الاصابہ ص9 ج8) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں اور ان کے بطن سے یحییٰ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

(الاستیعاب ص725 ج2)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق وصحبت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں صرف دو سال چھوٹے تھے، آپ رضی اللہ عنہ اٹھارہ سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست بنے، اس وقت مکہ مکرمہ میں آپ کا شمار رؤسائے عرب میں ہوتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اس وقت بیس سال تھی، یہی باہمی تعلق اور قرب کا آغاز تھا، جس کے باعث تادم آخر ایسی قرابت داری قائم ہوئی کہ دنیا بھر میں اس کی نظیر نہیں ملتی، اس طرح گویا آپ رضی اللہ عنہ نے 18 سال کی عمر سے لے کر 61 سال کی عمر تک 43 سال کا طویل عرصہ

Scanned with CamScanner

آنحضرت ﷺ کے جمال نبوت کا مشاہدہ کیا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

آنحضرت ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد آپ ﷺ کی زوجہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اگر سب سے پہلے کسی نے آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہا تو وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات تھی۔

(طبقات ابن سعد ص 171 ج 3/ البدایہ والنہایہ ص 26 ج 3/ طبری ص 55 ج 2/ الاستیعاب ص 245 ج 4/ تاریخ الخلفاء ص 33/ تفسیر مجمع البیان ص 65 ج 3)

حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میں ایک کی حیثیت زرخرید غلام کی تھی تو دوسرے کی حیثیت حضرت محمد ﷺ کے چچازاد یعنی ایک گھریلو فرد کی تھی، یہ دو حضرات اسی موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے ایسے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی والہانہ محبت اور قبول اسلام میں پہل کے بارے میں خود آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہی سب سے موزوں اور وقیع شہادت ہے (صحیح بخاری ص 517 ج 1) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی شخص نہیں جس کو میں نے اسلام کی دعوت دی ہو اور اس نے بغیر تامل، سوچ و بچار اور غور و فکر کے اسلام قبول کیا ہو۔

مؤرخین نے ابتداء میں اسلام قبول کرنے والوں کی تقسیم یوں کی ہے، بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ، غلاموں میں حضرت زید رضی اللہ عنہ، عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عام جوانوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے۔

(سیدنا امام ابوحنیفہؒ نے یہ شاندار تطبیق دی ہے دیکھئے البدایہ والنہایہ ص 29 ج 3/ طبری ص 60 ج 2)

ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "جب میں نے علی رضی اللہ عنہ کو اسلام پیش کیا تو انہوں نے فرمایا میں اپنے والد سے پوچھ کر بتاؤں گا، انہوں نے ابوطالب سے پوچھا تو ابوطالب نے کہا، میں نہ تو اسے روکتا ہوں اور نہ اسے قبول کرنے کا کہتا ہوں، چنانچہ اگلے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا۔ (البدایہ والنہایہ ص 24 ج 3)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہونیوالی قرآنی آیات

- ترجمہ: وہ شخص جو صدق یعنی قرآن اور دین حق لے کر تشریف لائے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے) اس کی تصدیق کی۔ (سورہ الزمر: 33)
- ترجمہ: عنقریب دور رکھا جائے گا۔ اس شخص (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو جو اپنے مال

Scanned with CamScanner

کو تزکیہ کے لئے ادا کرتے تھے اور اس کا منشا یہ نہیں تھا کہ کوئی اس کی ان نعمتوں کا بدلہ دے بلکہ اس کا منشاء اور عقیدہ اپنے رب اعلیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنی ہے اور قریب ہی وہ رب اپنی رضامندی کا اظہار کرے گا۔ (سورہ اللیل)

- ترجمہ: جبکہ نکال دیا تھا کافروں نے ثانی اثنین یعنی حضرت (محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو جب کہ وہ دونوں حضرات غار میں تھے اور جب کہ اس نے اپنے ساتھی (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو کہا تھا لاتحزن یعنی فکر مت کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔
- ترجمہ: البتہ سن لی اللہ تعالیٰ نے بات ان لوگوں کی جنہوں نے کہا تھا اللہ فقیر اور محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث

- ترجمہ: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذات السلاسل نامی سریہ میں بھیجا تھا، تو وہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: لوگوں میں سے کون سا شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے، اس کے بعد اس نے دوبارہ سوال کیا کہ مردوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ کون ہے؟ جواب دیا اس کے والد یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کے بعد کون؟ جواب دیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے۔ اسی طرح کئی لوگوں کو شمار کیا۔

(مشکوٰۃ ص555/ صحیح ابن حبان ص460 ج15/ کنز العمال ص595 ج6)

- ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے کپڑے کو نخوت کرتا ہوا لٹکا تا ہے، قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر نہیں کرے گا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک حصہ بھی نیچے لٹکا رہتا ہے۔ لیکن میں اس کے ذریعہ لوگوں سے معاہدہ لیتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ تو اس کو تکبر کے لئے نہیں کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری ص500 ج1 باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم / الریاض النضرہ ص94 ج1)

- ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے سامنے ارشاد فرمایا کہ آج تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں **مزاح** کیا۔ حضرت

Scanned with CamScanner

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے۔اس کے بعد حضور ﷺ نے پوچھا تم میں سے آج کون جنازہ کے پیچھے چلا؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے۔پھر حضور ﷺ نے پوچھا تم میں سے کس نے آج بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے،اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا میری یہ سب باتیں جس کے پاس جمع ہوگئیں وہ ضرور جنت میں داخل ہوکر رہے گا۔

(صحیح بخاری ص493 ج10 ذکر ملائکہ بیروت / مسند احمد ص354 ج15 / مصنف ابن ابی شیبہ ص20 ج12)

- ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے لوگو! تم میرے بعد ان دونوں یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا۔

- ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ کوہ احد پر تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔اس وقت پتھر ہلنے لگے تو حضور ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اے پتھر تو ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی ﷺ صدیق رضی اللہ عنہ اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں۔

(سنن ابی داؤد ص255 ج12 / ترمذی ص158 ج12 بیروت / دار قطنی ص196 ج4)

- ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے جتنا فائدہ مجھے پہنچا ہے اور کسی کے مال سے کبھی نہیں پہنچا، یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمانے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اور میرا جتنا مال ہے سب آپ ﷺ پر قربان ہیں۔

(ابن ماجہ ص10 / مصنف عبدالرزاق بحوالہ ابو بکر الصدیق علی طنطاوی ص198)

- ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہجرت کے موقع پر فرمایا: آنحضرت ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو میرے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ آرام کر رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔میں نے دیکھا کہ میرے والد خوشی کی وجہ سے رو رہے ہیں۔پھر وہ آپ ﷺ کے ساتھ چلے گئے۔ دونوں نے تین دن غار میں قیام کیا اس پر قرآن کی مشہور آیت ثانی اثنین نازل ہوئی۔

(صحیح بخاری ص553 ج1)

Scanned with CamScanner

اس کے بعد ایک موقع پر آپ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی کچھ اشعار کہے ہیں، تو اس پر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اشعار پڑھے۔ چنانچہ آپ ﷺ اشعار سن کر مسکرائے اور فرمایا: صدقت یا حسان "اے حسان تو نے سچ کہا"۔

(طبقات ابن سعد ص174 ج3 / صفوۃ الصفوۃ ص241 ج1)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں

آنحضرت ﷺ کے ارشادات عالیہ

- ابوبکر خیر الناس الا ان یکون نبی ۔

(کنز العمال ص549 ج11 / جامع الاحادیث ص143 ج1)

"ابوبکر رضی اللہ عنہ سوائے نبیوں کے سب انسانوں سے افضل ہیں"۔

- ارحم امتی بامتی ابو بکر رضی اللہ عنہ۔

(مستدرک حاکم ص477 ج3 / ترمذی ص262 ج12 مناقب معاذ ابن جبل / صحیح ابن حبان ص74 ج16)

"میری امت میں میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں"

- قال رسول اللہ ﷺ انا اول من تنشق عنه الارض ثم ابو بکر ثم عمر

(ترمذی ص152 ج12 / صحیح ابن حبان ص324 ج15 / کنز العمال ص403 ج11)

"حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میرے اوپر سے زمین کشادہ ہوگی، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے، پھر عمر رضی اللہ عنہ کے اوپر سے"۔

- قال رسول اللہ ﷺ انت صاحبی علی الحوض و انت صاحبی فی الغار

(مشکوٰۃ ص555 / ترمذی ص114 ج12 بیروت / کنز العمال ص491 ج12)

"حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم حوض کوثر پر میرے رفیق ہو اور تم غار میں بھی میرے رفیق تھے۔

- 9 ہجری میں آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بنایا اور جب آنحضرت ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے خود مسجد میں تشریف نہ لاسکے تو اپنی بجائے ان (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

مروا ابا بکر فلیصل بالناس

(صحیح بخاری ص58 ج12 بیروت / دار قطنی ص398 ج1)

- ما او حی الی شیئی الا صبیة فی صدر ابی بکر (الریاض النضرة)

''جو وحی مجھ پر نازل فرمائی گئی میں نے اس کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں نچوڑ دیا ہے۔

- ما فضلکم ابو بکر بفضیلتہ صوم ولاصلوۃ ولکن بشیئی وقربصدرۃ

(الریاض النضرة)

ترجمہ: ''ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تم پر نماز یا روزہ کی وجہ سے فضیلت نہیں ہے بلکہ یہ فضیلت ایک باوقار چیز کی وجہ سے ہے، جوان کے سینہ میں ڈالی گئی۔

(قوت ایمانی اور حسب نبوی)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت:

بخاری شریف میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللـه بعثنی الیکم فقلتم کذبت و قال ابو بکر صدق و و اسانی بنفسه و ماله فهل انتم تار کوا لی صاحبی .

ترجمہ: ''یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم لوگوں نے مجھے کہا کہ جھوٹ کہتے ہو مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ آپ سچ فرماتے ہیں (پھر یہی نہیں) انہوں نے اپنی جان اور مال سے میری غم خواری کی تو کیا تم میری خاطر میرے ساتھی کو بحث وتنقید سے معاف رکھو گے''۔

(صحیح بخاری ص496 ج11 قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم / تاریخ دمشق ص107 ج30)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر ہیں:

ترمذی شریف میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے دو وزیر اہل آسمان میں سے اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہوتے ہیں۔ میرے وزیر اہل آسمان میں سے جبریل و میکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ (ترمذی ص139 ج12 بیروت / کنز العمال ص8 ج13) اگر آسمان والے بے وفا نہیں تو زمین والے کیسے بے وفا ہو سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

در مناقب صدیق رضی اللہ عنہ (از مشکوۃ شریف):

- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت اور مال کا ہے۔ اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی کو جانی دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔
- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو خاص دلی دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ میرا بھائی اور ساتھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی (یعنی میری ذات) کو خاص دوست بنالیا ہے۔
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مرض کی حالت میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی خلافت کی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرنے لگے اور کہیں کوئی کہنے والا چہ میگوئیاں نہ کرنے لگے (مگر خیر رہنے دو) اللہ تعالیٰ اور مسلمان سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کسی کی خلافت کو نہ مانیں گے۔
- حضرت جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی معاملہ کے متعلق کچھ گفتگو کی، رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ پھر دوبارہ میرے پاس آنا، اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں پھر آؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملیں تو کیا کروں، فرمایا: اگر میں نہ ملوں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔ (نہ ملنے سے مراد اس عورت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی)
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں، ہم سب سے افضل اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیارے ہیں۔
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، حضور نے ارشاد فرمایا: جس قوم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں ان کی امامت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو نہ کرنی چاہیے۔
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقہ دینے کا حکم دیا۔ اتفاق سے اس حکم کے وقت میرے پاس مال موجود تھا، میں نے کہا اگر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاسکتا ہوں، تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ چنانچہ میں نصف مال لے کر خدمت عالی میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا اتنا

Scanned with CamScanner

ہی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنا کل مال لے کر آئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ! تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا خدا اور خدا کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ سن کر دل میں کہا کہ اب میں کبھی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک روز ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، سرکار عالی نے فرمایا: تم دوزخ سے خدا کے آزاد کردہ ہو، اسی روز سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق ہو گیا۔ (عتیق اسے کہتے ہیں جو رہائی پا چکا ہو)

❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میں قبر سے اٹھایا جاؤں گا، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ، پھر عمر رضی اللہ عنہ، پھر میں بقیع کے مدفونوں کی طرف جاؤں گا اور ان کو اٹھا کر میرے ساتھ کر دیا جائے گا۔ (وہاں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ مدفون ہیں)

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے۔ میرا ہاتھ پکڑ کر انہوں نے مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہو گی، یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا تو میں بھی دیکھ سکتا! فرمایا ابو بکر! تم تو سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔

❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا تو آپ رونے لگے اور فرمایا میں اس بات کو دل سے پسند کرتا ہوں کہ میرے کل اعمال ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک رات اور ایک دن کے اعمال کے برابر ہو جائیں۔ رات سے میری مراد وہ رات ہے، جس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب غار ثور کی طرف چلے تھے۔ جب غار پر پہنچے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! خدا کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر نہ جائیں میں جاتا ہوں، اگر اس کے اندر کچھ ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچ جائیں گے اور جو کچھ گزند ہونا ہے مجھے ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر اندر داخل ہوئے، غار کو صاف کیا ایک طرف چند سوراخ نظر آئے ان کو اپنی چادر پھاڑ کر بند کیا، پھر بھی دو سوراخ رہ گئے تو دونوں پاؤں سے ان کے دہانے بند کر دیئے، پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اب اندر تشریف لے آیئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے، کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں سوراخ کے اندر سے سانپ نے کاٹ لیا، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری کے خوف سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حرکت نہ

Scanned with CamScanner

کی، جب آنسو رسول پاک ﷺ کے چہرہ پر ٹپکے تو آپ ﷺ نے بیدار ہو کر فرمایا، ابوبکر کیا بات ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور میرے ماں باپ قربان ہوں۔ مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے؟ حضور نے اپنا لعاب دہن لگا دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تکلیف جاتی رہی۔ مدت کے بعد پھر اس کا دورہ پڑا اور یہی ان کی وفات کا سبب ہوا۔

دن سے مراد وہ دن ہے، کہ جس دن آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو اہل عرب مرتد ہو گئے اور کہنے لگے ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اونٹ کا ایک زانو بند بھی یہ لوگ مجھے نہ دیں تو میں ان سے جہاد کروں گا، میں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! لوگوں سے نرمی اور الفت سے پیش آیئے، فرمایا زمانہ جاہلیت میں تو، تو بڑا سخت اور غصہ ور تھا اور اب کیا اسلام میں بزدل اور نامرد بنتا ہے۔

بات یہ ہے کہ وحی کا سلسلہ تو منقطع ہو گیا، اب دین کامل ہو چکا، اب کیا میری زندگی میں دین میں نقصان آسکتا ہے؟

- حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ، میں نے کہا ان کے بعد فرمایا عمر رضی اللہ عنہ۔
- حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے لکھا ہے کہ احادیث سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت چار وجوہات سے معلوم ہوتی ہیں۔

۱......پوری امت میں سب سے اعلیٰ مقام پانا صدیقیت ہے۔
۲......ابتدائے اسلام ہی سے آنحضرت ﷺ کی اعانت کرنا۔
۳......نبوت کے کاموں کو تکمیل تک پہنچانا۔
۴......آخرت میں اعلیٰ مرتبہ پانا۔

حضرت محمد ﷺ سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عشق و محبت کا اہم واقعہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کفار کی طرف سے بہت سی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں ان میں سے ایک دن یہ المناک واقعہ پیش آیا کہ حضور ﷺ دار ارقم میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بار بار حضور ﷺ سے اصرار کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ کفار اپنے باطل معبودوں کی عبادت کھلم کھلا کرتے رہتے ہیں اور ان کی باتیں برسر عام پھیلاتے ہیں اور ہم حق پر

Scanned with CamScanner

ہونے کے باوجود کیوں خاموش رہیں ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے اسلام کا برسر عام اعلان کر دیں۔ ان کے اس اصرار پر حضور ﷺ ان کو تسلی دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہم تو اب تک تھوڑے ہیں اب تک اعلان کا وقت نہیں آیا یہ فرما کر حضور ﷺ یہاں سے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سمیت تشریف لے گئے اور ادھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر جا کر لوگوں کو اعلان اسلام کرتے رہے اور حضور ﷺ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہے۔ اسلام کا سب سے پہلا اعلان اور خطبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے سامنے دیا۔ یہ اعلان اور خطبہ سنتے ہی مشرکین مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ پر اور سارے مسلمانوں پر حملہ شروع کر دیا اور بہت سخت مارا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پاؤں سے روندنے لگے اور آپ رضی اللہ عنہ کو بہت تکلیف پہنچائی گئی اور عتبہ بن ربیعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی منقش جوتیوں سے مارنے لگا اور ان کے چہرے کو بگاڑ دیا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قبیلے کے لوگ آ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر اپنے گھر لے گئے اور ان کی موت پر ان کو یقین ہو گیا کہ وہ مر ہی جائیں گے۔ اس کے بعد وہ لوگ مسجد حرام میں واپس آئے اور اعلان شروع کر دیا کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو جائے تو ضرور بالضرور ہم تمہارے سردار عتبہ بن ربیعہ کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ رضی اللہ عنہ بے ہوش تھے۔ حتیٰ کہ دن کا آخری حصہ آیا اور اس کے بعد کلام کرنا شروع کیا اور ہوش سنبھالتے ہی جو بات زبان سے نکلی وہ یہ تھی کہ حضور ﷺ کا کیا حال ہے؟ یہ سن کر لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو ملامت کرنے لگے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی بات ''حضور ﷺ کا کیا حال ہے دوہراتے رہے''۔ یہاں تک کہ ان کی والدہ فرمانے لگی کہ حضور ﷺ کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ام جمیل رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے پتہ کرو کہ حضور ﷺ اس وقت کہاں ہیں۔ چنانچہ ان کی والدہ ام جمیل رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور پوچھا کہ اے ام جمیل رضی اللہ عنہا تم محمد ﷺ بن عبداللہ کو جانتی ہو وہ کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ میں محمد ﷺ بن عبداللہ کو جانتی ہوں اور نہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جانتی ہوں۔ اس کے بعد ام جمیل رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا تمہارے ساتھ اس کو دیکھنے کے لئے چلوں۔ والدہ نے فرمایا کہ ہاں اور وہ سیدھا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حالت دیکھ کر اس نے چیخ ماری اور کہنے لگی کہ بے شک کہ قوم نے تیرے ساتھ بہت برا برتاؤ کیا۔ میں امید رکھتی ہوں کہ اللہ اس قوم سے تیرا بدلہ لے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ام جمیل رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ تم بتاؤ کہ حضور ﷺ کا

Scanned with CamScanner

کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ یہ تیری والدہ بیٹھی ہوئی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری والدہ آپ کا راز کسی کے پاس نہیں کھولے گی۔ یہ سن کر ام جمیل رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی حالت کے بارے میں بتایا کہ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں اور اس وقت حضور ﷺ دار ارقم میں صحیح سالم موجود ہیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تک کچھ نہیں کھاؤں گا اور نہ پیوں گا جب تک کہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو جاؤں۔ یہ سن کر ان کی والدہ نے فرمایا کہ لوگوں کی پریشانی دور ہوگئی۔ جب انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ حال دیکھا تو حضور ﷺ پر بڑی رقت طاری ہوگئی۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اس وقت مجھے کفار کی طرف سے کوئی مصیبت نہیں پہنچی مگر یہ کہ لوگوں نے میرے چہرے پر حملہ کر کے زخم پہنچایا اور یہ میری والدہ ہے۔ جو اپنے لڑکے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والی ہے۔ آپ ﷺ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائے۔ فوراً حضور ﷺ نے ان کی والدہ کے لئے دعا فرما دی اور ساتھ ساتھ ان کو اسلام کی دعوت دی۔ پس وہ اسی وقت مسلمان ہوگئیں۔

(الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ ص46 ج1)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صفات وکمالات

شجاعت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے سوال کیا کہ تمہارے نزدیک شجاع ترین کون شخص ہے؟ سب نے عرض کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہمیشہ اپنے برابر کے جوڑ سے لڑتا ہوں۔ یہ کوئی شجاعت نہیں، تم شجاع ترین شخص کا نام لو سب نے کہا ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شجاعت ترین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں (تفسیر کشف الرحمٰن ص750 ج2) یوم بدر میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے انہیں سائبان پایا تھا۔ ہم نے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس کون رہے گا کہ مشرکین کو آپ ﷺ پر حملہ کرنے سے باز رکھے۔ قسم خدا کی، ہم میں سے کسی شخص کو ہمت نہ پڑی۔ مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ننگی تلوار لئے کھڑے ہو گئے اور کسی کو پاس نہ پھٹکنے دیا اور جس شخص نے آپ ﷺ پر حملہ کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس پر حملہ آور ہوئے۔

ایک دفعہ مکہ معظمہ میں مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو پکڑ لیا اور آپ ﷺ کو گھسیٹنے لگے اور

Scanned with CamScanner

کہنے لگے کہ تو ہی ہے، جو ایک خدا بتاتا ہے (واللہ) کسی کو کفار کے مقابلے کی جرأت نہ ہوئی۔ مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے وہ کفار کو مار مار کر ہٹاتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ہائے افسوس! تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا خدا ایک ہے۔ یہ فرما کر حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمانے لگے بھلا یہ تو بتاؤ مومن آل فرعون اچھے ہیں یا ابوبکر رضی اللہ عنہ لیکن جب لوگوں نے جواب نہ دیا تو فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے واللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ساعت ان کی ہزار ساعت سے بہتر ہے وہ تو ایمان کو چھپاتے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایمان کو ظاہر کیا۔

(مسند احمد ص359 ج4)

سخاوت

آپ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ وسیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی کے محور و مصداق آپ رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے نفع پہنچا ہے کسی کے مال سے نہیں پہنچا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو کر عرض کرنے لگے کہ میں اور میرا مال کیا چیز ہے جو کچھ ہے سب آپ ہی کے طفیل ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال میں ویسا ہی تصرف فرماتے تھے جیسا اپنے مال میں، جس روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے ہیں اس روز ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کر دیئے، ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیش عسرت یا جنگ تبوک کے چندہ کا تذکرہ فرما کر کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں مال تصدق کرنے کا حکم دیا تو میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مال تصدق کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور اپنا نصف مال تصدق کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ اپنے اہل وعیال کے واسطے کچھ چھوڑا ہے۔ میں عرض کیا کہ باقی نصف ۔ اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لئے ہوئے آگئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی وہی سوال کیا انہوں نے جواب دیا کہ اہل وعیال کے لئے خدا اور رسول خدا کافی ہے۔ میں نے یہ دیکھ کر کہا کہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی بھی بات میں نہ بڑھ سکوں گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب کا احسان اتار چکا ہوں البتہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا احسان باقی ہے۔ اس کا بدلہ تو قیامت کے دن خدائے تعالیٰ

Scanned with CamScanner

دے گا۔ کسی شخص کے مال سے مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچا جتنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے۔
(ابن اثیر ص290 ج2)

علم و فضل

آپ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ عالم اور ذکی تھے۔ جب کسی مسئلے کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف رائے ہوتا تو وہ مسئلہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا جاتا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس پر جو حکم لگاتے وہ عین ثواب ہوتا۔ قرآن شریف کا علم آپ رضی اللہ عنہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ تھا اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو نماز میں امام بنایا۔ سنت کا علم بھی آپ رضی اللہ عنہ کو کامل تھا۔ اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسائل سنت میں آپ رضی اللہ عنہ سے رجوع فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا حافظہ بھی قوی تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نہایت ذکی الطبع تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض صحبت ابتدائے جوانی سے وفات تک حاصل رہا۔ زمانہ خلافت میں جب کوئی معاملہ پیش آتا تو آپ رضی اللہ عنہ قرآن شریف میں اس مسئلہ کو تلاش فرماتے اگر قرآن شریف میں نہ ملتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے مطابق فیصلہ کرتے اگر ایسا قول و فعل کوئی نہ معلوم ہوتا تو باہر نکل کر لوگوں سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی حدیث اس معاملے کے متعلق سنی ہے؟ اگر کوئی صحابی رضی اللہ عنہ ایسی حدیث بیان نہ فرماتے تو آپ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع فرماتے اور ان کی کثرت رائے کے موافق فیصلہ صادر فرماتے۔
(تذکرۃ الحفاظ ص3 ج1 / کنز العمال ص600 ج5 / طبقات ابن سعد ص136 ج3)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرب بھر کے بالعموم اور قریش کے بالخصوص بڑے نساب تھے۔ حتیٰ کہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ جو عرب کے بڑے نسابوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خوشہ چین تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے علم نسب عرب کے سب سے بڑے نساب سے سیکھا ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص42) علم تعبیر میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کو سب سے زیادہ فوقیت حاصل تھی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں آپ رضی اللہ عنہ خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ (ازالۃ الخفاء ص20 ج2) امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے بڑے معبر ہیں۔ (طبری ص355 ج2) آپ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ فصیح تقریر کرنے والے تھے۔ بعض اہل علم کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ فصیح ابوبکر و علی رضی اللہ عنہما تھے۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں آپ رضی اللہ عنہ کی عقل کامل اور اصابت رائے مسلم تھی۔ (زرقانی ص280 ج8 / البدایہ والنہایہ

Scanned with CamScanner

ص243ج5)

حسن معاشرت

عطاء بن صائب کہتے ہیں کہ بیعت خلافت کے دوسرے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دو چادریں لئے ہوئے بازار کو جاتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ کہاں جارہے ہیں؟ فرمایا بازار! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اب آپ رضی اللہ عنہ یہ دھندے چھوڑ دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے امیر ہوگئے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میں اور میرے اہل وعیال کہاں سے کھائیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ کام ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کیجئے۔ چنانچہ دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا اور میرے اہل وعیال کا نفقہ مہاجرین سے وصول کر دیا کرو۔ ہر چیز معمولی حیثیت کی چاہیے۔ گرمی اور جاڑوں کے کپڑوں کی بھی ضرورت ہوگی۔ جب پھٹ جایا کریں گے تو ہم واپس کر دیا کریں گے اور نئے لے لیا کریں گے۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہر روز آپ رضی اللہ عنہ کے یہاں آدھی بکری کا گوشت بھیج دیا کرتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بن حفص کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انتقال کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مسلمانوں کے کام کرنے کی اجرت میں میں نے کوڑی پیسے کا فائدہ حاصل نہیں کیا۔ سوائے اس کے کہ موٹا جھوٹا پہن لیا۔ اس وقت مسلمانوں کا تھوڑا یا بہت کوئی مال سوائے اس حبشی غلام، اونٹنی اور پرانی چادر کے میرے پاس نہیں ہے۔ جب میں مرجاؤں تو ان سب کو عمر کے پاس بھیج دینا۔

(طبقات ابن سعد ص96ج3)

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انتقال کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد یہ اونٹنی جس کا دودھ ہم پیتے تھے اور یہ بڑا پیالہ جس میں ہم کھاتے تھے اور یہ چادریں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دینا کیونکہ میں نے ان چیزوں کو بحیثیت خلیفہ ہونے کے بیت المال سے لیا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ چیزیں پہنچیں تو انہوں نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے کہ میرے واسطے کیسی کچھ تکلیف اٹھائی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں کبھی مال و دولت جمع نہیں ہونے دیا۔ جو کچھ آتا مسلمانوں کے لئے خرچ کر دیتے فقراء و مساکین پر بحصہ مساوی تقسیم کر دیتے تھے۔ کبھی گھوڑے اور ہتھیار خرید کر فی سبیل اللہ دے دیتے۔ کبھی کچھ کپڑے لے کر غرباء صحرا نشین کو بھیج دیتے۔ حتیٰ کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد معہ اور چند صحابہ رضی اللہ عنہم

کے بیت المال کا جائزہ لیا تو بالکل خالی پایا۔ محلہ کی لڑکیاں اپنی بکریاں لے کر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آجایا کرتیں اور آپ رضی اللہ عنہ سے دودھ دھوہا کرلے جاتیں ۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہت سے آدمیوں میں مل جل کر اس طرح بیٹھتے کہ کوئی پہچان بھی نہ سکتا تھا کہ ان میں خلیفہ کون ہے۔

(ازالۃ الخفاء ص 41/ طبری ص 613 ج 2/ طبقات ابن سعد ص 208 ج 3)

معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شرکت کا واقعہ

ہجرت

27 صفر 13 نبوت شب پنج شنبہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لائے (صحیح بخاری ص 553 ج 1) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ساتھ لے کر تاریکی شب میں مکہ سے جانب جنوب کوہ ثور کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ سنگلاخ اور دشوار گزار تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کندھے پر اٹھالیا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک نکیلے پتھروں سے زخمی نہ ہونے پائیں۔ آخر ایک غار پر پہنچ کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر ٹھہرایا اور خود اندر گئے غار کو صاف کیا۔ بدن کے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر تمام روزن بند کیئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر تشریف لانے کے لئے عرض کی۔

(حلیۃ الاولیاء ص 33 ج 1/ صفوۃ الصفوۃ ص 240 ج 1)

صبح کو قریش سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر نکلیں۔ ابوجہل نے کہا لڑکی تیرا باپ کہاں ہے؟ مجھے کیا خبر؟ اس پر ابوجہل جھنجلایا۔ حضرت اسماء کے ایک طمانچہ ایسا کھینچ کر مارا کہ کان کی بالی نیچے گر گئی۔

(سیرت ابن ہشام ص 480 ج 1/ عیون الاثر ص 291 ج 1)

اب قریش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے اور چلتے چلتے غار کے دہانہ پر آگئے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آہٹ پائی تو عرض کی! دشمن بالکل قریب آگیا ہے۔ اگر انہوں نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تحزن ان اللہ معنا (پارہ 10 رکوع 12)

"گھبراؤ نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے"۔ (صحیح بخاری ص 558 ج 1)

Scanned with CamScanner

اللہ اکبر!! یہ کمال فضل وشرف ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس محبت میں جس میں نبی کریم ﷺ کو لے لیا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی شامل فرمادیا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابا تو تمام زرنقد جو پانچ چھ ہزار درہم تھا اپنے ہمراہ لے گئے تھے۔ ان کے چلے جانے کے بعد میرے دادا نے کہا۔ لڑکی معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر تمہیں بھوکا پیاسا چھوڑ گیا ہے اور تمہارے لیے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ (وہ نابینا تھے) میں نے کہا دادا جان! وہ ہمارے لئے کافی مال چھوڑ گئے ہیں۔

اسماء نے ایک پتھر لیا اور کپڑے میں لپیٹ کر اس گھڑے میں رکھ دیا جس میں مال رکھا رہتا تھا۔ پھر دادا کا ہاتھ پکڑ کر لے گئیں کہا ہاتھ لگا کر دیکھئے سب مال موجود ہے۔ ابی قحافہ نے ٹٹول کر کہا خیر اب ابوبکر کے چلے جانے کا زیادہ افسوس نہیں۔

(سیرت ابن ہشام ص439 ج1 بیروت)

اللہ اکبر! یہ قوت ایمانیہ بیشک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی کی بیٹی کی ہوسکتی ہے۔ آپ بڑے بڑے مشہور مدعیان علم وفضل اور صاحبان زہد وورع اور سخی وجواد ترین لوگ بھی ایسے وسیع الظرف اور عالی حوصلہ نہیں پائے جاتے، وہ بھی آزمائش کے مقامات میں اکثر ڈگمگا جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب اہل ایمان پر رحم فرمائے اور ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور اسلاف عظام کے اسوہ نیک پر پیروی کی توفیق خیر سے بہرہ ور فرمائے۔ (آمین)

الغرض نبی کریم ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس غار میں تین دن اور تین رات رہے رات کے اندھیرے میں اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر سے روٹی دے جایا کرتیں۔ عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اہل مکہ کی باتیں سنا جاتے۔ عامر بن فہیرہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بکریوں کے چرواہے تھے۔ شب کو ریوڑ لا کر بقدر ضرورت دودھ دے جاتے نیز ریوڑ سے وہاں آنے والوں کے آثار قدم کو بھی مٹا جاتے۔

(سیرت ابن ہشام ص439 ج1 بیروت / صحیح بخاری ص553 ج1)

تین روز کے بعد لوگوں میں یہ چرچا دب گیا چوتھی شب عبداللہ بن ابی بکرؓ مکہ سے دو اونٹنیاں جن کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ عرصہ پہلے ہجرت کے لئے تیار کر رکھا تھا۔ لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر سے راستہ کے لئے خوراک لائیں، اسے اونٹ پر باندھ کر لٹکانے کے لئے رسی درکار تھی رسی تو وہاں نہ ملی مگر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے نطاق کو دو

Scanned with CamScanner

حصوں میں پھاڑا اور اس کے ایک حصہ سے زادراہ کو کجاوہ سے باندھ دیا اور دوسرے حصہ سے اپنی کمر کو باندھا اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے ذات النطاقین سے انہیں ملقب فرمایا۔ 1

(ابن ہشام ص 439 ج 1 بیروت)

سفر کا بیان بہ زبان صدیق اکبرؓ

''ایک اونٹنی پر نبی کریم ﷺ اور دوسری پر عامر بن فہیرہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام) اور عبداللہ بن اریقط (جسے راہبری کے لئے نوکر رکھ لیا تھا) سوار ہوئے اور صبح سویرے ہی شب کی تاریکی میں یہاں سے جانب مدینہ روانہ ہوئے۔ سارا دن اور ساری رات سفر مسلسل جاری رہا۔ دوسرے دن دوپہر کو جب دھوپ سخت ہوگئی تب ذرا ٹھہرے۔ میں نے نظر دوڑائی ایک چٹان دکھائی دی اس کے سایہ میں نبی کریم ﷺ کے لئے جگہ صاف کر کے ایک کپڑا بچھایا۔ نبی کریم ﷺ لیٹ گئے اور میں دودھ کی تلاش میں نکلا۔ اسی اثناء میں ایک چرواہا بکریاں چراتے ہوئے نظر آیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ ان بکریوں میں دودھ ہے؟ کہا ہاں ہے۔ تب میں نے اسے دودھ دوہنے کے لئے کہا اور اوّل اس کے ہاتھ صاف کرائے۔ پھر برتن کے منہ پر کپڑا باندھ کر اس کو دیا وہ دودھ لے آیا تو میں نے اسے خوب ٹھنڈا کیا اور اس میں قدرے پانی ملا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک میں لایا۔ حضور ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے دودھ پیش کیا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے نوش فرمایا، میں بہت شادماں تھا کہ میری محنت ٹھکانے لگی۔

پھر میں نے عرض کی!!! چلنے کا وقت ہوگیا ہے۔ پھر ہم وہاں سے سوار ہو گئے راہ میں سراقہ بن مالک ملا یہ اس وقت تک اسلام سے مشرف نہ ہوا تھا اور کفار سے ایک سو اونٹ کے انعام کا وعدہ لے کر حضور ﷺ کی گرفتاری کے ارادہ سے تلاش میں چلا آ رہا تھا۔ جب بہت نزدیک آ پہنچا تب نبی کریم ﷺ نے زبان مبارک سے فرمایا اے اللہ! جس طرح تجھے منظور ہو اسے روک لے زمین اگرچہ بہت سخت تھی مگر سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نیچے اتر پڑا اور حضور ﷺ سے معافی کا خواستگار ہوا۔ حضور ﷺ نے معاف فرما دیا اور حضور ﷺ کی دعا سے اس کا گھوڑا نکل آیا اور وہ واپس لوٹ گیا۔

(سیرت ابن ہشام ص 442 ج 1 بیروت / فتح الباری ص 192 ج 7)

الغرض 12 ربیع الاوّل بروز جمعہ سنہ ایک ہجری بوقت سہ پہر یہ دشوار گزار سفر ختم ہوا۔ اور آنحضرت ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے۔

Scanned with CamScanner

نبی کریم ﷺ مدینہ میں سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں فروکش ہوئے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سخ میں حبیب بن اساف اور بروایت زید بن خارجہ بن ابی زہیر کے ہاں ٹھہرے یہ ہردو بزرگ قبیلہ بنی حسرت بن حزرج سے ہیں۔

مدینہ میں قیام فرما کر نبی کریم ﷺ نے سنہ ایک ہجری میں باہمی ارتباط ونصرت کے لئے مہاجرین وانصار کے درمیان سلسلہ مواخات عقد فرمایا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بھائی خارجہ بن زہیر انصاری بنائے گئے۔

(سیرت ابن ہشام ص455ج1 بیروت / عیون الاثر ص324ج1)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آخری گھڑیاں

22 جمادی الاخریٰ 13 ہجری بروز دوشنبہ کو مابین مغرب وعشاء اس دار فانی سے عالم بقا کی طرف انتقال فرمایا اور شب انتقال ہی کو رسول اللہ ﷺ کے پہلوئے مبارک میں آپ کو دفن کیا گیا۔

انتقال سے پیشتر فرمایا

مجھے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کرنا اور اسی چادر میں جو اس وقت پہنے ہوئے ہوں مجھے کفن دینا۔ کیونکہ زندہ کو مردہ کی نسبت نئے کپڑے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسماء بنت عمیس (زوجہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) مجھے غسل دیں اور عبدالرحمٰن (پسر صدیق رضی اللہ عنہما) ان کی مدد کریں۔

(طبری ص613ج2/ طبقات ابن سعد ص203ج3)

پھر اپنے مال میں سے پانچواں حصہ فی سبیل اللہ خیرات کرنے کی وصیت فرمائی اور فرمایا:

اخذ من مالي ما اخذ الله من فى المسلمين

''جتنا حصہ مال فے میں اللہ تعالیٰ منظور فرماتا ہے میں اتنا ہی حصہ اس کی راہ میں خیرات کرتا ہوں''۔

پھر دریافت فرمایا دیکھو ابتدائے خلافت سے اس وقت تک میں نے کس قدر مال لیا ہے۔ اس قدر رقم کو میری طرف سے ادا کرو۔

(ازالۃ الخفاء ص41)

Scanned with CamScanner

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات پر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تقریریں

سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تقریر

آپ رضی اللہ عنہ کے انتقال پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''پیارے باپ! خدا آپ کے چہرہ کو نورانی کرے اور آپ کی کوششوں کا نیا پھل لائے۔ آپ نے اپنے اٹھ جانے سے دنیا کو ذلیل اور عقبیٰ کو عزیز کر دیا۔ اگرچہ آپ رضی اللہ عنہ کی مصیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد سب سے بڑی مصیبت ہے اور آپ کی موت تمام حوادث سے بڑھ کر حادثہ ہے۔ لیکن کتاب اللہ صبر پر نیک اجر کا وعدہ لاتی ہے۔ لہٰذا میں آپ پر صبر کر کے وعدہ الٰہی کے ایفاء کو پسند کرتی ہوں اور آپ کے لئے طلب مغفرت کرتی ہوں۔ خدا آپ کو اس رخصت کرنے والی کا سلام پہنچائے۔ جس نے آپ کی زندگی سے نفرت کی نہ آپ رضی اللہ عنہ کے حق میں قضائے الٰہی کو برا جانا۔''

(ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ للطنطاوی ص246 بحوالہ الریاض النضرہ)

تقریر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنے بعد قوم کو سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے گرد راہ تک پہنچنا مشکل ہے۔ پھر میں آپ تک کیونکر مل سکتا ہوں''۔

(الریاض النضرہ ص83 ج1)

تقریر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ خدا آپ پر رحم فرمائے! بخدا آپ تمام امت میں سب سے پہلے اسلام لائے اور سب سے زیادہ ایمان کو اپنا خلق بنایا، سب سے بڑھ کر کامل الیقین اور سب سے زیادہ غنی تھے۔ سب سے بڑھ کر اسلام کے خدمت گزار اور سب سے بڑھ کر اسلام کے دوست دار تھے اور خلق وفضل وسیرت وصحبت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو سب سے زیادہ نسبت حاصل تھی۔ خدا آپ کو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے آپ نے

Scanned with CamScanner

اس وقت رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی جب لوگوں نے تکذیب کی اور اس وقت غم خواری کی جب اوروں نے بخل کیا۔ جب لوگ نصرت وحمایت سے رکے رہے آپ نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا۔ آپ کو خدا نے اپنی کتاب میں صدیق فرمایا اور آپ کی شان میں والذی جاء بالصدق (اور جو سچ لے کر آیا اور جس نے تصدیق کی) فرمایا ہے۔ اس سے مراد آنحضرت ﷺ اور آپ ہیں بخدا آپ اسلام کا قلعہ تھے۔ نہ آپ کی حجت میں غلطی ہوئی اور نہ آپ کی بصیرت میں ضعف آیا۔ جبن آپ کو کبھی چھو بھی نہیں گیا۔ آپ پہاڑ کی مثل مضبوط تھے۔ جسے نہ تند ہوائیں ہلا سکتی ہیں اور نہ اکھاڑنے والے اکھاڑ سکتے ہیں۔ آپ ایسے ہی تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ یعنی ضعیف البدن، قومی الایمان، منکسر المزاج، اللہ کے ہاں آپ عالی مرتبت تھے۔ زمین پر بزرگ اور مومنوں میں افضل تھے۔ آپ کے سامنے کوئی بے جا طمع اور ناجائز خواہش نہ کر سکتا تھا۔ آپ کے نزدیک کمزور قومی اور قوی کمزور تھا۔ یہاں تک کہ طاقتور سے لے کر ضعیف کو اس کا حق دلا دیا جائے۔ خدا ہمیں آپ کے اجر سے محروم نہ کرے اور آپ کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرے"۔ آمین

(الجواہرہ فی نسب النبی واصحابہ العشرۃ ص162 ج2/ کتاب الفائق ص284 ج1/ اسد الغابہ ص90 ج1/ الاستیعاب ص42 ج1)

اہلسنت والجماعت

کے کارکنان اور سکول، کالج، یونیورسٹیز میں پڑھنے والے

طلباء وطالبات اور عوام الناس کے لیے

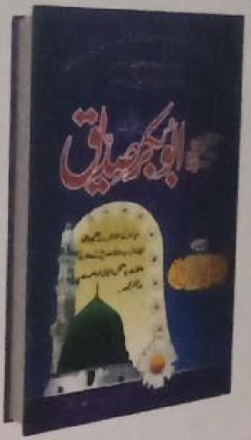

علامہ ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

کے ترتیب شدہ معلوماتی کتابچے

نیز ہمارے ہاں

علامہ فاروقی شہیدؒ کے ترتیب شدہ

4 کلر چارٹ

(علماء دیوبند کا تعارف اور ان کی خدمات، سیدنا امیر معاویہؓ اور اہل بیت رسول ﷺ، خلافت راشدہ اور شہداء کربلا) بھی دستیاب ہے۔

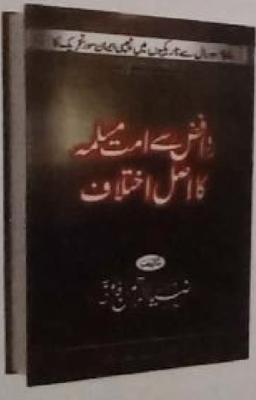

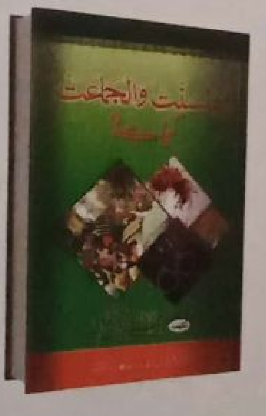

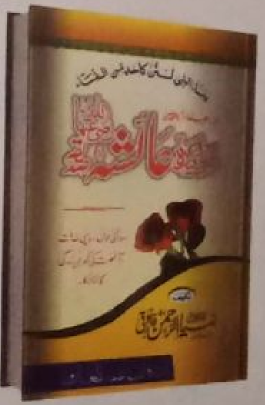

ادارہ اشاعت المعارف

نزد جامعہ عمر فاروق اسلامیہ راوی محلہ، سمندری، فیصل آباد، پاکستان

0300-6661452, 0300-7693296

پرنٹرز: نیو ایر آرٹ پریس لاہور 042-37231566 0302-4329566

Scanned with CamScanner